Dialogue Social Science Review (DSSR)

www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154

ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

اسلام میں خوردنی اشیاء کے حلت و حرمت کا تصور

Ruqia
Lecturer Department of Islamic Studies, Sardar Bahadur Khan University, Pishin Campus
ruqiaimran34@gmail.com

Dr Masooda Shah
Assistant Professor Govt Girls Degree College Jinnah Town Quetta

Abstract

Akal halal is one of the basic duties of the religion because in the hadeeth Akal halal is said to be obligatory and avoiding haram food is praiseworthy. In Islamic legal theory, there are two Sources to identify the Halal and Haram which are Quran and hadeeth. Islam has taught its followers to eat and drink 'ḥalal' (Tayyab)For example in animals; meat of cow, bull, sheep and goat etc. are legitimizing for eating. Similarly, the meat of pig is not allowed for men. Many things are not described in Qur'an Nd Hadeeth so Mujtahdeen of different times explain it or Example, some kind of Birds, animals, Insects, etc. This article describes about 'ḥalal' and Haram and its usage in Qur'an Hadith and in different people of different thoughts.

تمہید :

اسلام عقائد، عبادات، معاشرت، معیشت اور اخلاق کے ایک جامع نظام پر مشتمل ہے۔ اس نے انسانوں کو کھانے پینے کا بھی ایک واضح نظام دیا ہے، جو نہایت جامع، صحتمند، متوازن، پاکیزہ اور نفیس حیثیت کا حامل ہے۔ اسلام اپنے پیروکاروں کو حلال حرام کی باقاعدہ تعلیم دیتا ہے اور ایمان و تقوی، دعاؤں کی قبولیت اور اللہ کے قریب ہونے کی بنیاد بھی حلال کو ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ اس حساس مسئلہ کے بارے میں قرآن وسنت میں واضح تعلیمات موجود ہیں اور فقہائے اسلام نے حلال و حرام کے اصول و ضوابط مقرر فرما کر امت کے لئے آسانیاں پیدا کر دی ہیں۔

ہر مسلمان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ حلال کھائے۔ اور اپنے لئے ہر قسم کے حلال کھانوں کا انتظام کریں۔
تو ایسی صورتحال میں ایک مسلمان کے لئے قران و حدیث میں موجود حلال خوردنی اشیاء سے آگاہی ہونے کے لیئے موضوع " اشیاءخوردونوش کے حلت و حرمت کا مختصر بیان قران،حدیث اور مشہور فقہاء کے اقوال کے تناظر میں "انتہائی اہمیت کا حامل ہے اس پر پہلے بھی مختلف لوگوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔
اس موضوع کا انتخاب اسی لیے کیا گیا ہے کہ ایک ایسا جامع مضمون قرآنی آیات اور احادیث نبویہ کو اردو زبان میں آسان کر کے لکھا جائے تاکہ قاری کو مکمل اطمینان حاصل رہے کہ کون سی شے حلال ،اور کونسی حرام ہیں ۔

اس مقالہ میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں فقہائے کرام کے نظریات کو بھی واضح کیا گیا ہے

اشیاءخوردونوش کے حلت و حرمت کا مختصر بیان قران،حدیث اور مشہور فقہاء کے اقوال کے تناظر میں :

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

چونکہ اکل وشرب انسانی زندگی کی ضروریات میں سے ایک اہم اور بنیادی ضرور ت ہے ۔اس کے بغیر کوئی فعل چاہے وہ احکامات میں سے ہو ،یا ممنوعات میں سر انجام دینا ناممکن ہے۔ اسی لئےاور فرائض دینیہ کی طرح اکل حلال کو بھی دین کا بنیادی فرض قرار دیاہے ۔ "

جیسے ابن مسعود ؓسے منقول حدیث نبوی ہے:

طَلَبُ الْحَلَالِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ۔(1)

ترجمہ:حلال کی طلب ہرمسلمان پر واجب ہے۔

حلال وحرام کا مفہوم:

1- لغت میں حرام کا لفظ مصدر ہے اور یہ جمع ہے حُرِم کی یا الحرَام کی جس کے معنی ہے :
"ایسا واجب جس کا ترک کرناجائز نہ ہو"اس کی ضد حلال ہے اور حلال کا لفظ ثلاثی مجرد میں ضرب اور نصر سے اصلی حروف حلّ سے نکلا ہے بمعنی (علیہ اجراللہ)یعنی واجب ہونا یا حلال ہونا۔" (2)

2- اسی طرح لغت میں حلال عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہے جائز ہونا یاجس کی اجازت دی ہومباح غیر ممنوع جس کی شارع نے اجازت دی ہواس کے برعکس "حرام کے لغوی معنی "روکنے "کے ہے ۔

فقہی اصطلاح میں ان باتونکو کہتے ہیں جن کے ارتکاب سے منع کیا گیا ہو۔یعنی جس کی شارع نے قطعی طور پر ممانعت کی ہوجس کی خلاف ورزی کرنے والاآخرت میں سزا کا مستحق ہو اور بعض صورتوں میں دنیا میں بھی اس کے لئے سزا ہو ۔"(3)

فقہاءکرام کے نزدیک حلال اور حرام کی تعریف:

الحلال فی شرح ما اباحہ الکتاب ای ما ابا حہ اللہ وضدہُ الحرام۔

"یعنی شریعت میں حلال وہ ہے جسے اللہ کی کتاب کے ساتھ سنت رسول نے مباح قرار دیاہو ۔ یعنی جس کی حلت نص ثابت کرتا ہو۔" حلال و حرام کا حق صرف شریعت کو ہے یعنی جس کو شریعت نے حلال قرار دیا وہ حلال ہیں ۔

ابن عباس ؓکا قول ہے۔

" کہ زمانہ جا ہلیت میں لوگ کچھ چیزیں کھا لیا کرتے تھے اور کچھ چھوڑ دیا کرتے تھے ان کو ناپاک اور گندا سمجھ کر پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو کتاب دے کر بھیجا ۔اور آپ نے اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام بتایا پس جو چیز اللہ کے رسول نے حلال بتایا وہ حلال ہیں اور جو انہوں نے حرام بتایا وہ حرا م ہیں۔ "

امام ابو الحسن ما وردی لکھتے ہے۔

"جس شے کے حلال ہونے کے بارے میں قرآن و سنت میں نص (صریح) وارد ہوئی ہو، اسے حلال سمجھا جائے گا ۔"

امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

"حرام وہ ہے جس سے منع کیا گیا ہو۔"

آمدی لکھتے ہیں:

"جو بحیثیت اپنے فعل قبیح ہونے کے، کسی بھی طریقے سے شرعی مذمت کا با عث بنے"حرام کہلاتا ہے۔ امام شافعی ؒ لکھتے ہیں:

"حلال وحرام کی اصطلاح"ماکولات اور مشروبات میں ضابطہ یہ ہے کہ جب انسانوں میں سے کوئی ان کا مالک نہ ہویا اگر مالک ہو تاو وہ خود اس کو دوسروں کے لئے حلال کردے تو وہ حلال ہیں۔مگر وہ چیزیں جو خود اللہ تعا لیٰ نے اپنے نبی کی زبان سے حرام کر دی ہو تو وہ حرام ہیں۔"

امام رازی کا بیان ہے :

حرام کے لئے چار اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں: ۔حرام (محّرم) ،مخطور،معصیت ، ذنب۔(4)

حرام کی مندرجہ ذیل دو قسمیں ہیں :

1۔حرام لذاتہ

2۔حرام لغیرہ

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

حرام لذاتہ

حرام لذاتہ وہ جس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہواور اس میں کسی تاویل کا احتمال نہ ہو۔اس کا چھوڑ دینا فرض ہوتا ہے اور ایسے حرام کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔جیسے فرض قطعی کا منکر کا فر ہوتا ہے،وہ حرام لذاتہِ ہوتی ہے۔

حرام لغیرہ

حرام لغیرہ وہ جن کی حرمت دلیل ظنی سے یا کسی اور شرعی ماخذ سے ثابت ہو ان کی حرمت تھوڑی کم ہے۔ وہ حرام لغیرہ کہلاتا ہے ۔ البتہ اگر کوئی حرام کو حلال سمجھ کر کرے گا (چاہے وہ حرام لغیرہ ہی کیوں نہ ہو)تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گا ۔

گویا حلالاس چیز کو کہا ہے جو اللہ تعالی کی طرف سے ممنوع نہ ہو ۔شریعت نے اسے جائز کہا ہو حرام اور ناپسندیدہ نہ قرار دیا ہو ۔مثلا سبزیاں ، گوشت ، دالیں۔ وغیرہ۔ پاکیزہ ۔ وہ چیز جو حلال ہو ۔ ساتھ ہی نجاست اور گندگی سے پاک ہو

قرآن اور حدیث میں اشیاءخوردونوش کے حلت و حرمت کا مختصر بیان:

ما کولات میں حلت و حرمت کا پورا بیان قرآن و حدیث سے واضح ہیں ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہیں

یَاَیُّهَاالنَّبِیُّلِمَتُحَرِّمُمَآاَحَلَّاللّٰهُلَكَتَبْتَغِیْمَرْضَاتَاَزْوَاجِكَوَاللّٰهُغَفُوْرٌرَّحِیْمٌ (5)

اے نبی! آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے، آپ اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے۔

تحلیل و تحریم کا پورا حق االلہ کوہے اس کے علاوہ کسی کو یہ اختیار نہیں

قرآن مجید نے مکمل ضابطہ حیات ہونے کے ناطے انتہائی لطیف ،نفیس اور پاکیزہ ہدایات اکل و شرب کے متعلق اپنے پیروکاروں کو فراہم کی ہیں تاکہ انہیں اس بنیادی انسانی ضرورت میں تفصیلی رہنمائی میسر آسکے۔ قرآن نے بلا امتیاز انسانوں کو اکل وشراب کے بارے میں درج ذیل حکم دیا۔

يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ۔ (6)

ترجمہ:لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھا اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ۔

گویا کلام الٰہی نے پاکیزہ چیزوں کو انسانی غذا کے طور پر جائز قرار دیا۔اسی طرح عام ہدایات جاری کی کہ ساری پاک چیزیں حلال ہیں ۔حلال کے لئے پاک کی قید اس لیئے لگائی کہ ناپاک چیزوں کو اس اباحت کی دلیل سے حلال ٹھرانے کی کوشش نہ کی جائے

غذا کے اندر اللہ تعالی نے حلال اور طیب کی دو شرطیں لگا کر ایک بہت بڑی خوبی پیدا کی ہے ۔ ان اصولوں کی بنا پر ہر وہ شے جو پاکیزہ نہیں ۔ روح اور جسم کے لئے نقصان دہ ہے یا جائز طور پر حاصل نہیں کی گئی ۔ اس کا کھانا پینا اور استعمال کرنا ممنوع ہے ۔

اسی لئے اللہ پاک نے زمینوں و آسمانوں میں موجود اشیاء کے بارے مین ارشاد فرمایا کہ نے ارشاد فرمایا ہے:

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَى إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ (7)

ترجمہ:وہی تو ہے جس نے سب چیزیں جو زمین میں ہیں، تمہارے لئے پیدا کیں پھر آسمانوں کی طرف متوجہ ہوا تو ان کو ٹھیک سات آسمان بنا دیا اور وہ ہر چیز سے خبردار ہے ۔

خلق لکم ما فی الارض میں ان نعمتوں کا اجمال آگیایعنی جب کا ئنات ہی انسانوں کے لئے بنائی ہے تو عین ممکن ہے، کہ زمین پر موجود تمام اشیاءان کے لئے پاک ہو ۔پہلے مذہبی فکر کے لوگ دنیا کی ہر چیز کوحرام سمجھتے

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

تھے ۔ قرآن نے اس کے برعکس یہ اصول مقرر کیا کہ جب تک صراحت کے ساتھ کسی چیز کو حرام قرار نہ دیا جائے سب کچھ حلال ہے۔

قُلْ اَرَاَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلَالًا ۭ قُلْ آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ ۭ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ (8)

کہہ دو بھلا دیکھو تو اللہ نے تمہارے لیے جو رزق نازل فرمایا ہے تم نے اس میں سے بعض کو حرام اور بعض کو حلال کر دیا، کہہ دو اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے، یا اللہ پر افترا کرتے ہو۔

ماکولات کے حلت و حرمت کے لحاظ سے مندرجہ ذیل اقسام ہو سکتی ہیں ۔
حیوانات
نباتات و جمادات
معدنیات

اب کھانے پینے کی وہ اشیاءجو حیوانات اور نباتات میں ہو دو شرائط کے تحت حلال ٹھہری کہ وہ چیزیں پاکیزہ اور صاف ستھری ہو ،گندی باسی اور بدبو دار نہ ہوں ،دوسرے یہ کہ اس کے متعلق شریعت میں صراحت نہ ہو کہ یہ حرام ہے ۔اب حیوانات میں پائے جانے والے حرمت کا قرآن وحدیث کی روشنی میں جا ئزہ لیا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حرام کا دائرہ محدود کر دیا اور فرمایا:

ومِنَاالْاَنْعَامِحَمُوْلَـةًوَّفَرْشًاۚكُلُوْامِمَّارَزَقَكُمُاللّٰـهُوَلَاتَتَّبِعُوْاخُطُوَاتِالشَّيْطَانِۚاِنَّـهٝلَكُمْعَدُوٌّمُّبِيْنٌاالانعاماآیت (9)

اور (پیدا کیے) بوجھ اٹھانے والے مویشی بھی اور زمین سے لگے ہوئے بھی، اور اللہ کے رزق میں سے کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو، وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

مذکورہ آیت میں حُمُولَةً (بوجھ اٹھانے والے) سے مراد، اونٹ، بیل، گدھا، خچر وغیرہ ہیں، جو باربرداری کے کام میں آتے ہیں اور فَرْشًا سے مراد زمین سے لگے ہوئے جانور۔ جیسے بکری وغیرہ جس کا تم دودھ پیتے یا گوشت کھاتے ہو۔ -2یعنی پھلوں، کھیتوں اور چوپایوں سے۔ ان سب کو اللہ نے پیدا کیا ہے اور ان کو تمہارے لئے خوراک بنایا ہے۔اوراللہ پاک کا ارشاد ہے ان چوپائیوں کے بارے میں کہ

أولم يروا أنا خلقنا لهم مما عملت أيدينا أنعاما فهم لها مالكون وذللناها لهم فمنها ركوبهم ومنها يأكلون (10)

ایسے ہی قرآن میں اللہ پاک کا ارشاد ہے

قُ◌لْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ رَبَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔(11)

ترجمہ: کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں ان میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا۔ بجز اس کے کہ وہ مرا ہوا جانور ہو یا بہتا لہو یا سور کا گوشت کہ یہ سب ناپاک ہیں یا گناہ کی کوئی چیز ہو کہ اس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام لیا گیا ہے۔ (اور) اگر کوئی مجبور ہوجائے لیکن نہ تو نافرمانی کرے اور نہ حد سے باہر نکل جائے تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

اسی طرح سورہ بقرہ میں اللہ نے مومنین سے خطاب کر کے فرمایا :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ () إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

(12)
ترجمہ: اے اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اور اگر خدا ہی کے بندے ہو تو اس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو۔ اس نے تم پر مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے حرام کردیا ہے، ہاں جو ناچار ہوئے (بشرطیکہ) خدا کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے اس پر کچھ گناہ نہیں بیشک خدا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔
اس خصوصی خطاب سے اللہ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ وہ پاک چیزیں کھائیں اور اپنے محسن کا شکر گزار بن کر اس کے نعمتوں کا حق ادا کریں۔اور پھر فرمایا کہ آیت میں جن چار چیزوں کا ذکر ہے اس کے علاوہ باقی حلال ہے۔ پھر سورہ مائدہ میں اس کی تفصیل بیان فرمائی:
حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ-(13)
ترجمہ: تم پر مرا ہوا جانور اور (بہتا ہوا) لہو اور سُؤر کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے اور جو جانور گلاگھٹ کر مرجائے اور چوٹ لگ کر مرجائے اور جو گر کر مرجائے اور جو سینگ لگ کر مرجائے یہ سب حرام ہیں اور وہ جانور بھی جس کو درندے پھاڑ کر کھائیں۔ مگر جس کو تم (مرنے سے پہلے) ذبح کرلو۔ اور وہ جانور بھی جو تھان پر ذبح کیا جائے۔ اور یہ بھی کہ پانسوں سے قسمت معلوم کرو۔ یہ سب گناہ (کے کام) رہیں۔ آج کافر تمہارے دین سے ناامید ہوگئے ہیں تو ان سے مت ڈرو اور مجھی سے ڈرتے رہو۔ (اور) آج ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کردیں اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔ ہاں جو شخص بھوک میں ناچار ہوجائے (بشرطیکہ) گناہ کی طرف مائل نہ ہو۔ تو خدا بخشنے والا مہربان ہے۔
اس آیت میں الف لام کی اضافت اس بات کا ثبوت کہ دم مخصوصہ کی حرمت ہیں۔پھر آگے مصفوحۃ کے الفاظ کے ساتھ اس کی وضاحت فرما دی گئی۔اور اسی طرح قرآن میں ۴ جگہوں پر سور کے گوشت کی حرمت کا ذکر ہیں اب سور کو ہر جگہ لحم الخنزیر سے واضح فرمایا یعنی کہ سور کا گوشت ،اس کی چربی،اس کی ہڈیاں سب حرمت کے حکم میں ہیں ۔ اسی طرح مردار کے متعلق ایک اور جگہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:
فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ-إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ-(14)
ترجمہ: پس خدا نے جو تم کو حلال طیب رزق دیا ہے اسے کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو اگر اسی کی عبادت کرتے ہو۔ اس نے تم پر مردار اور لہو اور سور کا گوشت حرام کردیا ہے اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے (اس کو بھی) ہاں اگر کوئی ناچار ہوجائے تو بشرطیکہ گناہ کرنے والا نہ ہو اور نہ حد سے نکلنے والا تو خدا بخشنے والا مہربان ہے
مذکورہ دونوں آیتونمیں اللہ نے مردار کے کھانے سے،خون ،خنزیر اور غیر اللہ کے نام پر ذبحہ ہونے والے تمام جانوروں کے کھانے سے منع فرمایا ۔ان میں پہلے نمبر پر مردار کے حُرمت سے مخصوص مُردار مراد ہیں ،کیونکہ باقی ہر طرح کا مردار تو ہر مذہب وقوم نا پسند کرتے ہیں لیکن یہاں مردار پر الف لام داخل کر کے ان کے لئے اسے مخصوص کیا اور دوسرا مردار سے مسلمانوں کے کردار و اخلاق کے مردہ ہونے کی طرف اشارہ کیا گیا ہیں ۔اور دوسری چیز خون تو ہر خون نہیں بلکہ بہنے والا خون مراد ہے۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

لحم بنیادی طور پر کہتے ہیں ، ایک دھاگے کا دوسرے دھاگے کے ساتھ مل جاناگوشت بھی مختلف ریشوں کا گٹھ ہوتا ہے اس لیئے لحم خنزیر کہ خنزیر سے مل کہ ایک گٹھ بن جائے حرام ہے-آگے اللہ نے وما اُحل لغیر اللہ سے اللہ کے مقابلے میں ہر باطل عقیدے کی رد کی ہیں-"(15)

مردار وہ ہے جو کہ خود بخود مر جائے اور ذبح کی نوبت نہ آئے یا خلاف طریقہ شرعیہ اس کو ذبح یا شکار کیا جائے مثلًا گلا گھونٹا جائے ،یا لکڑی اور پتھر اور غلیل و بندوق سے مارا جائے یا اوپر سے گر کر یا کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر جائے یا درندہ پھاڑ ڈالے یا ذبح کے وقت قصدًا تکبیر کو ترک کیا جائے کہ یہ سب مردار اور حرام ہیں اور خون سے مراد وہ خون ہے جو رگوں سے بہتا ہے اور ذبح کے وقت نکلتا ہے اور جو خون کہ گوشت پر لگا رہتا ہے وہ حلال اور پاک ہے اگر گوشت کو بغیر دھوئے ہوئے پکا لیا جائے تو اس کا کھانا درست ہے البتہ پاکی کے نہ پائے جانے کے بسبب شریعت کےخلاف ہے

اور خنزیر زندہ ہو یا مردہ باقاعدہ شریعت کے موافق ذبح کر لیا جائے ہر حال میں حرام ہے اور اس کے تمام اجزاء گوشت پوست چربی ناخن بال ہڈی پٹھا ناپاک اور ان سے نفع اٹھانا اور کسی کام میں لانا حرام العین ہے ۔

اس کے علاوہ اضطراری حالت میں مذکورہ حرام اشیاء بھوک سے مرنے اور لاچاری کی حالت میں کھانے کی اجازت ہے بشرطیکہ نافرمانی اور زیادتی کا ارادہ نہ ہواور نافرمانی یہ کہ مثلًا نوبت اضطرار کی نہ پہنچے اور کھانے لگے اور زیادتی یہ کہ قدر ضرورت سے زائد خوب پیٹ بھر کر کھا لے بس اتنا ہی کھائے جس سے مرے نہیں۔

اسی طرح قرآن مجید میں اللہ پاک کا ارشاد ہے:

وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَفِسْقٌ وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ-(16)

ترجمہ:اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے مت کھاکہ اُس کا کھانا گناہ ہے اور شیطان (لوگ) اپنے رفیقوں کے دلوں میں یہ بات ڈالتے ہیں کہ تم سے جھگڑا کریناور اگر تم لوگ اُن کے کہے پر چلے تو بیشک تم بھی مشرک ہوئے ۔

اس کے برعکس اللہ پاک ا ارشاد ہے

فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِـرَ اسْمُ اللّـٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُـمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ الانعام (17)

سو تم اس (جانور) میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے حکموں پر ایمان لانے والے ہو۔

وَاُحِلَّتْلَكُمُالْاَنْعَامُاِلَّامَايُتْلٰىعَلَيْكُمْفَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَمِنَالْاَوْثَانِوَاجْتَنِبُوْاقَوْلَالزُّوْرِ آیۃ (18)

اور تمہارے لیے بے زبان چوپائے حلال کئے گئے سوائے ان کے جن کا (حرام ہونا) تمہارے سامنے بیان کیا جاتا ہے۔

پس تم بتوں کی گندگی سے دور رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو۔

ایسے ہی اللہ رب العزت نے انسانوں کے فائدے اور طبیعت سلیمہ کا لحاظ رکھتے ہوئے فرمایا:

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ-(19)

ترجمہ:اور پاک چیزوں کو اُن کےلئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو اُن پر حرام ٹھہراتے ہیں اور اُن پر سے بوجھ اور طوق جو اُن (کے سر) پر (اور گلے میں) تھے اتارتے ہیں تو جو لوگ ان پر ایمان لائے اور ان کی رفاقت کی اورنہیں مدد دی اور جو نُور ان کےساتھ نازل ہوا ہے اس کی پیروی کی، وہی مراد پانے والے ہیں

اس آیت سے خباثت کھانے والے تمام جانوروں کی حرمت کا ثبوت ملتا ہے ۔اس کے علاوہ حلال وحرام کے متعلق ہونے والے سوالات پر قرآن نے ارشاد فرمایا ۔

ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

يَسْأَلُونَكَ مَاذَا أُحِلَّ لَهُمْ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِينَ تُعَلِّمُونَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللَّهُ فَكُلُوا مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ۔(20)

ترجمہ:تم سے پوچھتے ہیں کہ کون کون سی چیزیں ان کےلئے حلال ہیں (ان سے) کہہ دو کہ سب پاکیزہ چیزیں تمہیں حلال ہیں اور وہ (شکار) بھی حلال ہے جو تمہارے لئے ان شکاری جانوروں نے پکڑا ہوجنہیں تم نے سدھا رکھا ہو اور جس (طریق) سے اللہ نے تمہیں (شکار کرنا) سکھایا ہے (اس طریق سے) تم نے ان کو سکھایا ہو تو جو شکار وہ تمہارے لئے پکڑ رکھیں اُس کو کھا لیا کرو اور (شکاری جانوروں کے چھوڑتے وقت) اللہ کا نام لیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے ۔

قران مجید میں موجود حرام جانوروں کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا ہےان میں کچھ حرام جانور نجس بھی ہوتے ہیں اور کچھ جانور پاک تو
ہیں لیکن ان کا کھانا حرام ہے۔ جو کہ **چوپائے، رینگنے والے جانور، دریائی جانور، پرندے، حشرات (کیڑے مکوڑے)**

حلال و حرام خوردنوش کا تذکرہ حدیث نبوی میں :

قرآن کے علاوہ حدیث پاک میں رسول مقبول ﷺ نے حلال رزق کھانے کی تاکید کی ہے فرمایا ہے
ترجمہ:وہ گوشت جنت میں داخل نہیں ہو گا، جو حرام سے پلا ہو گا، آگ اس کے زیادہ لائق ہو گی۔
یعنی جس انسان کی پرورش حرام غذا سے ہوئی ہو وہ چاہے عبادت ہی کیوں نہ کرے،جہنم واصل ہوں گے۔
حیوانات میں حلال وحرام کا تذکرہ حدیث شریف میں بھی موجود ہے ۔اورقرآن وحدیث میں جہاں حرمت حیوان کوبیان کیا، وہاں سب سے پہلے مُردار کا ذکر کیا ہے یعنی وہ حیوانات جن کے لئے صراحتاََ حرام ،نا جائز یا نہیں وغیرہ کا صیغہ استعمال ہوا ہو یا ان جانوروں کا تذکرہ کیا ہوجو طبعی موت مر جائے ، ان کی تفصیل قرآن کے ساتھ ساتھ حدیث میں بھی موجود ہیں جیساکہ:
چونکہ قرآن مجید میں حرام اشیاءکا تذکرہ کرتے ہوئے واضح ہوا ہے کہ مطلق خون کھانے کی حرمت ہیں مگر حدیث میں اس کو مقید بیان کیا گیا ۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

أُحِلَّتْ لَكُمْ مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ، فَأَمَّا الْمَيْتَتَانِ، فَالْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَأَمَّا الدَّمَانِ، فَالْكَبِدُ وَالطِّحَالُ۔(21)

ترجمہ:تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال کر دئیے گئے ہیں: رہے دونوں مردار تو وہ مچھلی اور ٹڈی ہے، اور رہے دونوں خون: تو وہ جگر (کلیجی) اور تلی ۔
اس کے علاوہ جانوروں کے بارے میں حدیث میں حلت و حرمت کا واضح بیان موجود ہیں۔ اس لیئے ایک حدیث میں ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں :

إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔(22)

ترجمہ:(ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا: اللہ کے رسول!)ہم سمندری سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، اگر ہم اس پانی سے وضو کریں تو پیاسے رہ جائیں، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی بذات خود پاک ہے، اور دوسرے کو پاک کرنے والا ہے، اس کا مردار حلال ہے۔
ایسے ہی ایک جگہ رسول اللہ ﷺنے سمندری کے اندرکی مری ہوئی مچھلی کے بارے میں فرمایا :

مَا أَلْقَى الْبَحْرُ، أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ، وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا، فَلَا تَأْكُلُوهُ۔(23)

ترجمہ:سمندر جس مچھلی کو باہر ڈال دے یا جس سے سمندر کا پانی سکڑ جائے تو اسے کھااور جو اس میں مر کر اوپر آ جائے تو اسے مت کھا۔
ایک اور جگہ جابرؓ اپنے کسی غزوے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
SLOGAN HERE
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

غَزَوْنَا جَيْشَ الخَبَطِ، وَأُمِّرَ أَبُو عُبَيْدَةَ فَجُعْنَا جُوعًا شَدِيدًا، فَأَلْقَى البَحْرُ حُوتًا مَيِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهُ، يُقَالُ لَهُ العَنْبَرُ، فَأَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ، فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهِ، فَمَرَّ الرَّاكِبُ تَحْتَهُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: كُلُوا فَلَمَّا قَدِمْنَا المَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: «كُلُوا، رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ، أَطْعِمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ ۔(24)

ترجمہ:ہم پتوں کی فوج میں شریک تھے۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمارے امیر تھے۔ پھر ہمیں شدت سے بھوک لگی، آخر سمندر نے ایک ایسی مردہ مچھلی باہر پھینکی کہ ہم نے ویسی مچھلی پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اسے عنبر کہتے تھے۔ وہ مچھلی ہم نے پندرہ دن تک کھائی۔ پھر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ہڈی کھڑی کروا دی تو اونٹ کا سوار اس کے نیچے سے گزر گیا۔ (ابن جریر نے بیان کیا کہ) پھر مجھے ابو الزبیر نے خبر دی اور انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس مچھلی کو کھا پھر جب ہم مدینہ لوٹ کر آئے تو ہم نے اس کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ روزی کھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے بھیجی ہے۔ اگر تمہارے پاس اس میں سے کچھ بچی ہو تو مجھے بھی کھلا۔ چنانچہ ایک آدمی نے اس کا گوشت لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا اور آپ نے بھی اسے تناول۔

سمندری جانوروں کے علاوہ بری جانور بھی جو کہ حلال،حرام یا مکروہ ہے ان کا تذکرہ حدیث میں موجود ہیں ۔اور ایسے ہی جانوروں کے جسموں کے اعضاءجو کھانے کے لئے استعمال ہوتے ہیں ۔ رسول اللہ نے مختلف موقعوں پر مختلف چیزوں کی حرمت کا ذکر کیا ہے حدیث میں ہے کہ:

قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الإِبِلِ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الغَنَمِ، فَقَالَ: مَا قُطِعَ مِنَ البَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهِيَ مَيْتَةٌ۔(25)

ترجمہ:حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے، وہاں کے لوگ (زندہ) اونٹوں کے کوہان اور (زندہ) بکریوں کی پٹھ کاٹتے تھے، آپ نے فرمایا: ”زندہ جانور کا کاٹا ہوا گوشت مردار ہے۔

ایسے ہی آپ ﷺ نے وحشی گدھے کا گوشت کھانا بھی نا پسند فرمایا ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ:

أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ الْأَسْدِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ، وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ، وَقَالَ: " إِنَّا مُحْرِمُونَ۔(26)

ترجمہ:سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدناصعب بن جثامہ اسدی رضی اللہ عنہ نے وحشی گدھے کی ایک ٹانگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بطورِ ہدیہ پیش کی، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قبول نہ کیا اور فرمایا: ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

اس طرح حدیث شریف میں خرگوش کے گوشت کا کھانا حلال معلوم ہوتا ہے جیسا کہ انس ؓ فرماتے ہیں :

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: " أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ، فَسَعَى القَوْمُ، فَلَغَبُوا، فَأَدْرَكْتُهَا، فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَرِكِهَا أَوْ فَخِذَيْهَا ۔ قَالَ: فَخِذَيْهَا لاَ شَكَّ فِيهِ ۔ فَقَبِلَهُ "، قُلْتُ: وَأَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: وَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ بَعْدُ: قَبِلَهُ۔(27)

ترجمہ: حضرت انس فرماتے ہیں کہ مرالظہران نامی جگہ میں ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ (اس کے پیچھے) دوڑے اور اسے تھکا دیا اور میں نے قریب پہنچ کر اسے پکڑ لیا۔ پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کے پیچھے کا یا دونوں رانوں کا گوشت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ (شعبہ نے بعد میں یقین کے ساتھ) کہا کہ دونوں رانیں انہوں نے بھیجی تھیں، اس میں کوئی شک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قبول فرمایا تھا میں نے پوچھا اور اس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ تناول بھی فرمایا؟ انہوں نے بیان کیا کہ ہاں! کچھ تناول فرمایا تھا۔ اس کے بعد پھر انہوں نے کہا کہ آپ نے وہ ہدیہ قبول فرما لیا تھا۔

ایسے ہی آپ ﷺ نے مُرغی کا گوشت بھی کھایا ہے جس سے اس کی حلت کا ثبوت ملتا ہے جیسا کہ حدیث میں ارشاد ہے :

عَنْ أَبِي مُوسَى يَعْنِي الأَشْعَرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: «رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ دَجَاجًا۔(28)

ترجمہ:ابی موسیٰ یعنی اشعری فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے دیکھا ہے۔

او رجنین کے بارے میں ارشاد نبوی ہے :

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ۔(29)

ترجمہ:حضرت جابر ؓسے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:”جنین (پیٹ کے بچے) کی ماں کا ذبح کرنا اُس کا ذبح کرنا ہے۔

اسی طرح پرندوں میں سرخاب نامی پرندے کے بارے میں حدیث میں ہے کہ :

حَدَّثَنِي بُرَيْهُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: «أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارَى-(30)

ترجمہ:عمر بن سفینہ فرماتے ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (پانی کی چڑیا) سرخاب کا گوشت کھایا۔

اور ٹڈی کے کھانے کا اور حلت کا ذکر تو کئی حدیثوں میں موجود ہیں جیسے

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الجَرَادَ-(31)

ترجمہ:ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات کئے اور ٹڈی کھاتے رہے۔

کچھ جانوروں کی حرمت کا اندازہ اس بات سے بھی لگا سکتے ہیں کہ ان کے بارے میں آپﷺ کی تعلیمات موجود ہیں یعنی یا تو ان کے مارنے کا حکم ہے یا ان کو ناپسند فرمایا ہے جس سےان کے کھانے کی بھی بدرجہ اولیٰ حرمت ثابت ہوتی ہے حدیث میں ہے

مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذَلِكَ، وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذَلِكَ-(32)

ترجمہ:حضرت ابوہریرہ ؓسے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:”جس شخص نے پہلی ضرب میں گرگٹ مار دیا تو اس کے لیے سو نیکی لکھ دی جاتی ہے، اور دوسری چوٹ میں مارنے والے کے لیے اس سے کم اور تیسری میں اس سے کم (نیکی لکھی جاتی ہے)

اوربعض جانوروں کو تو کھانے سے ہی منع فرمایا جیسے حدیث میں ہے :

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لَحْمِ الضَّبِّ-(33)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ۔

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: «نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ، وَثَمَنِهَا-(34)

ترجمہ:جابر سے مروی حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلی کھانے اور اس کی قیمت سے منع فرمایا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: " خَمْسٌ فَوَاسِقُ، يُقْتَلْنَ فِي الحَرَمِ: الفَأْرَةُ، وَالعَقْرَبُ، وَالحُدَيَّا، وَالغُرَابُ، وَالكَلْبُ العَقُورُ-(35)

ترجمہ:نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”پانچ جانور موذی ہیں، انہیں حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے چوہا، بچھو، چیل، کوا اور کاٹ لینے والا کتا۔

اور اسی طرح حدیث میں اس کی بھی وضاحت فرمائی کہ اگر ان موذی جانوروں مثلاًکتے وغیرہ سے شکار کیا جائے تب اس کا کیا حکم ہے تو اس بارے میں حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا ابا ثعلبہ سے بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے عرض کیا اور فرمایا :

يَا أَبَا ثَعْلَبَةَ كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَكَلْبُكَ» زَادَ عَنِ ابْنِ حَرْبٍ: «الْمُعَلَّمِ وَيَدُكَ فَكُلْ ذَكِيًّا وَغَيْرَ ذَكِيٍّ-(36)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عرض کیا: ابوثعلبہ! جس جانور کو تم اپنے تیر و کمان سے یا اپنے کتے سے مارو اسے کھا ابن حرب کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ: وہ کتا سدھایا ہوا (شکاری) ہو، اور اپنے ہاتھ سے (یعنی تیر سے) شکار کیا ہوا جانور ہو تو کھا خواہ اس کو ذبح کر سکو یا نہ کر سکو۔

اور کتے کی خباثت تو اس سے واضح ہے کہ حدیث میں فرمایا گیا ہے

إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ، فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، السَّابِعَةُ بِالتُّرَابِ-(37)

ترجمہ:نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو سات مرتبہ دھولو ساتویں بار مٹی سے۔

گویاکتاازلیل ترین اور حریص ترین حیوانات میں سے ہیں جو کہ اپنے مذمومہ صفات کی وجہ سے اس قابل نہیں کہ اس سے تعلقات رکھے جائے۔اسی طرح اسلام نے بلا ضرورت کتا پالنے کو ممنوع قرار دیا ہے، اور جس گھر میں کتا ہوتا ہے اس کے لئے سخت وعید آئی ہے ،کہ جس گھر میں کتا اورتصویر ہو اس گھر میں رحمت کے فرشتے

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

داخل نہیں ہوتے۔تو اس کا کھانا بدرجہ اولیٰ حرام ہیں ۔اسی طرح اکثر حرام جانوروں کے کھال سے بنائی مصنوعات کا استعمال جائز ہیں گویا حرام جانوروں کا چمڑا دباغت سے پاک ہو جاتاہے ما سوائے سوراور کتے کے۔اسی طرح کا حکم سور کے دانتوں اور ہڈیوں کا ہیں کہ ان کا استعمال ممنوع وحرام ہیں۔

مکروہ اعضاءکا بیان

اب ان حرام کے بعد تذکرہ آتا ہے مکروہات کا،" جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نزدیک نا پسندیدہ ہیں ۔سلیم فطرت لوگوں کو ان سے خود بخود کراہت ہوتی ہے "۔

مثلاکچھ ایسے حلال جانور بھی ہے کہ ان کے جسموں کے کچھ اعضاءجو کہ سات بتائی جاتی ہیں مکروہ تحریمی ہیں ۔

1بہتا ہوا خون،2۔غدود،3۔مثانہ،4۔پتہ ،5۔نر کی پیشاب گاہ ،6۔مادہ کی پیشاب گاہ ،7۔کپورے

اول الذکر کی حرمت قرآن سے،بقیہ اشیاءطبعاً خبیث ہیں ۔انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ وہ اسے کھانا پسند نہیں فرماتا اوریہ اشیاء"ویحرم علیہ الخبائث "میں شامل ہیں کہ ان اشیاءکواپنی خباثت کی وجہ سے ناپسند فرمایا ہے۔

نباتا ت میں حلال ومکروہ کابیان حدیث اور قرآن کے ضمن میں :

نباتات میں قرآن کی اس آیت سے استدلال کرتے ہوئے حلال کا حکم لگایا گیا ہے کہ اللہ پاک کا ارشاد ہے :

يَاأَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا۔(51)

ترجمہ:لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ۔

تمام فائدہ مند پھل اور سبزیاں حلال ہے۔کیونکہ زمین میں پیدا شدہ تمام چیزیں اللہ نے انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہے سوائے اس کے جو خود اللہ نے ممنوع قرار دی ہو ۔بہت سی حلال اشیاءایسی ہے کہ حدیث نے نہ صرف ان کوحلال بلکہ بہت سی موذی بیماریوں کے لئے علاج بھی قرار دیا ہے جیسے پھلونمیں کھجور کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے :

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ، جِيَاعٌ أَهْلُهُ»(52)

ترجمہ:رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گھر میں کھجور نہ ہو اس گھر کے لوگ فاقے سے ہوں گے ۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ فَيَقُولُ: نَكْسِرُ حَرَّ هَذَا بِبَرْدِ هَذَا، وَبَرْدَ هَذَا بِحَرِّ هَذَا۔(53)

ترجمہ:حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجوروں کے ساتھ تربوز کھایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے:"اس کی حرارت اس کی ٹھنڈک سے کم ہو جاتی اور اس کی ٹھنڈک اس کی حرارت سے کم ہو جاتی ہے۔

امام ابن ماجہ نے فرماتے ہیں:

اسی طرح قرآن اور حدیث میں زیتون کا ذکر آیا ہے۔حدیث میں ہے :

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «ائْتَدِمُوا بِالزَّيْتِ، وَادَّهِنُوا بِهِ، فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ۔ (54)

ترجمہ:رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زیتون کا تیل بطور سالن استعمال کرو، اور اس کو اپنے سر اور بدن میں لگاو۔اس لیے کہ یہ مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

اور انار جو عربی میں رُمان کے نام سے جانا جاتا ہے ۔قرآن پاک میں سورہ رحمان میں اس کے متعلق ارشاد ہے :

فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ۔ (55)

ترجمہ:اور ان میں میوہ کھجوریں اور انار ہیں ۔

اور ایسے ہی حدیث میں ہے :

حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي رِبْعِيَّةُ ابْنَةُ عِيَاضٍ الْكِلَابِيَّةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ: " كُلُوا الرُّمَّانَ بِشَحْمِهِ فَإِنَّهُ دِبَاغُ الْمَعِدَةِ۔)(56)

ترجمہ:ربیعہ بنت عیاض کلاَبِیہِ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سنا، انھوں نے کہا: انار اس کی جھلی سمیت کھا، یہ معدہ کے لئے ایسے ہی ہے جس طرح چمڑا رنگنے سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ، وَالْعَسَلَ)(57)

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

ترجمہ:عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شیرینی اور شہد پسند تھا۔
اس کے علاوہ انجیر(عربی تین) کے بارے میں قرآن کی مکمل صورت نازل کی گئی ۔اور حدیث میں اس کے متعلق ارشاد ہے:

عَن أَبِي ذر قال: أهدي إلى رسول الله صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسلَّم طبق من تين فقال لأصحابه كلوا فلو قلت: إن فاكهة الجنة بلا عجم (58)

ترجمہ: ایک بار نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک طباق پیش کی گئی جس میں انجیر تھے اللہ کے رسول ﷺ نے نوش فرمایا اور صحابہ سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ بھی کھاو (اور ساتھ میں اہمیت بھی بیان کی)اگر میں کہوں کہ جنت سے کوئی میوہ نازل ہوا ہے،تو یقیناًَ میں اسی کے بارے میں کہتا ہوں کہ یہی ہیں ۔کیونکہ جنت کا میوہ بغیر گٹھلی کے ہوتا ہے۔
پھلونمیں سیب،پپیتا،سنترا،امرود،اسٹرابیری،لیمو،جامن،گاجر،آم،چکوترے،الو بخارا ،کیلے،وغیرہ کے ساتھ ساتھ باقی تمام پھل نہ صرف حلال بلکہ ان کا استعمال مفید بھی ہیں ۔ایسے ہی عام استعمال ہونے والے خشک میوہ جات ،انجیر ،اخروٹ،بادام،کشمش ،سونف ،عناب،زیرہ ،کلونجی،دارچینی،مونگ پلی، الائچی ،ناریل ،چلغوزہ تِل، مکئی، وغیرو سب فائدہ مند اور مفید جواز ہیں - (59)

اس کے علاوہ بہت ساری ہریالی ،سبزہ زار غذاہیں اپنی ہی اہمیت اور جواز رکھتی ہیں ۔جیسے کہ کدو جسے قرآن مجید میں یقطین کے نام سے جانا جاتا ہے۔عام عرب اسے دباء یا قرع کہتے ہیں۔علم نباتات میں اسے pumpkinکے نام سے جانا جاتا ہے۔یہ ایک عام سبزی ہے جو دنیا بھر میں کاشت ہوتی ہیں ۔کہ اس کے فوائدسے انکار ممکن ہی نہیں خود قرآن کریم میں حضرت یونس ؑ کے قصے میں مذکور میں ہے کہ ان کو جب آزمائش کے لئے مچھلی کے پیٹ میں رہنا پڑا پھر ان کا دور ابتلا ختم ہو کر توبہ قبول ہوئی تو ان کو مچھلی نے سمندر کے کنارے اُگل دیا ۔مفسرین کے نزدیک یہ مقام یمن کا ساحلی علاقہ تھا ۔حضرت یونس ؑ کی حالت بالکل ایسی تھی ۔جیسے کہ ایک نوزائدہ بچے کی کہ وہ بالکل ہلنے جلنے کے قابل نہ تھے۔اس لیئے ان کو یقطین کے پیڑ کے نیچے ڈالا گیا۔جس کے بڑے چھاؤں کے پتوں میں وہ آرام سے لیٹے رہے۔گو کہ اللہ رب العزت نے ایک کمزور اور ناتواں کو کدو کے کھانے اور اس کے سائے میں آرام مہیا کیا۔کہ ان کے کھانے سے ان کو توانائی میسر ہوئی اور ایک لاکھ افراد یا اس سے بھی زیادہ کے قبیلے میں تشریف لے گئے ۔اور رشد وہدایت کا پیغام پہنچایا۔
حدیث میں بھی کد و کے بے شمار فائدے بیان ہوئے ہے کہ یہ نبی کریم ﷺ کی پسندیدہ غذا تھی ۔حضرت انس بن مالک روایت کرتے ہے:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يُحِبُّ الْقَرْعَ-(60)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کدو سے محبت کرتے تھے۔
سبزیوں میں کدو کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ عقل کو بڑھاتا ہے اور دماغ کو طاقت دیتا ہے۔
ایسے ہی کھیراجسے عرب قِثاءکہتے ہیں ۔اور یورپ میں CUCUMBERکے نام سے جانا جاتا ہے اس کے بارے میں قرآن میں ارشاد ربانی ہے:

وَإِذْ قُلْتُمْ يَامُوسَى لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ-(61)

ترجمہ: اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم سے ایک (ہی) کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا تو اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ) جو نباتات زمین سے اُگتی ہیں ہمارے لئے پیدا کر دے انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو۔
اسی طرح حدیث پاک میں عبداللہ بن جعفر روایت فرماتے ہے۔اسی طرح رسول ﷺ کھجوروں کے ساتھ کھیرے کھا یا کرتے تھے
جس سے نہ صرف کھیرے کی جواز بلکہ ان کے فوائد بھی اجاگر ہوتے ہیں ۔
اس کے علاوہ ادرک یعنی سونٹھ ،جو کہ ایک مفید سبزی ہے ۔قرآن میں اسے (زنجبیل) کے نام سے پکارا جاتا ہے۔انگلش میں GINGERاور اردو میں ادرک کہتے ہے۔

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

ارشاد ربانی ہے:
وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا-(62)
ترجمہ:اور وہاں ان کو ایسی شراب (بھی) پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہو گی۔
یعنی جنت میں جگہ پانے والوں کو جو اچھی چیزیں ملیں گی ۔ا ن کے تذکرے میں قرآن مجید نے فرمایا ان کو مشروبات جن برتنوں میں ملیں گی ان میں کستوری کی مہک اور جنت کے نہروں کا پانی ادرک کے خوشبو کے ساتھ میسر ہو گا۔
اور ایک موقع پر حضور اقدسﷺ نے شہنشاہ روم کی خدمت میں ادرک کے مربے کا ایک مرتبان تحفہ کے طور پر پیش کیاتھا ،جس سے اس کی اہمیت اجاگر ہوتی ہیں کہ محض کھانے میں نہیں جائز بلکہ اس کی کیمیائی ہیت اس کے گرم ہونے کی تاثیر بتاتی ہیں ۔اسی کے سبب یہ بہت سی بیماریوں میں شفا یاب ہیں
ایسے ہی حدیث میں اترج نامی پھل کا بھی ذکر ملتاہے ۔جسے اترج سنگترہ نارنگی سارے ناموں سے پکارا جاتا ہیں ۔
اور ہر وہ مومن جو قرآن پڑھتا ہیں اس کو اترج کی خوشبوسے بھی عمدہ کہا ہے ،کیونکہ اترج میں بے شمار فوائد ہیں ،کیونکہ یہ دل کے دورے کی شدت کو کم کرتا ہے اور دل کو مضبوط کرتا ہے۔لیموں کو بعض علماءنے اترج کہا ہے۔
ایسے ہی دالیں جو کہ دنیا کے ہر ملک میں کھائی جاتی ہیں ۔یہ سب دالیں بنیادی طور پر مختلف پودوں کے بیج ہیں ۔پھر سارے بیج بھی قابل خوراک نہیں ہوتے ۔جیسے جمال گوٹہ وغیرہ ا ب انسانی خوراک کے لئے کاشت کیئے جانے والے بیجوں میں مشہور ایک مسُور کی دال ہے جس کا ذکر تورات میں بھی آیا ہیں۔یہ مختلف پروٹیں اور لحمیات کا مجموعہ ہیں ۔اس لیئے اسے غریب آدمی کے لحمیات کا نام بھی دیا گیا ہیں۔اس غذا کی اہمیت کا اندازہ قرآن مجید میں بنی اسرائیل کے مطالبہ کے اظہار پر حضرت موسیٰ ؑ کی زبان مبارک سے کیا ۔جب بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ ؑسے من وسلوٰی کے بدلے زمین کی پیداوار مانگی ایسے ہی غذائیات کے تقابلی جائزے کے مطابق دالوں میں سب سے اچھی دال مسُور کی ہے۔ یونکہ اس کا کھانا دل کو نرم اور سبک کرتا ہے۔آنکھوں سے پانی کے اخراج میں اضافہ کرتا ہیں ،اور غرور کو کم کرتا ہے۔ محدثین کے نزدیک غرورو کبر کے معنی میں بھی ہو سکتا ہے اور بڑھاپے کے معنی میں بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ایسے ہی چقندر جو کہ سفید رنگ کا ایک پھل ہے ۔اس کے بارے میں حدیث شریف میں بہت کچھ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ بہت شوق سے کھایا کرتے تھے۔جیسے کہ سہل بن سعد ؓ روایت کرتے ہے:
”ہم جمعے کے دن بہت خوشی محسوس کرتے تھے،کیونہ اس دن ایک بڑھیا آتی تھی اور ہنڈیا میں چقندر کی جڑیں اور جو ڈال کر خوب پکا کر پیستی اس میں خدا کی قسم !نہ چربی ہوتی تھی نہ چکنائی،ہم جمعہ پڑھ کر اس کے پاس جاتے،اسے سلام کرتے اور وہ اپنا پکوان ہمارے سامنے رکھتی،اور ہم اسے کھانے کی خوشی میں جمعے کے دن مسرور ہوتے۔اور ہم دوپہر کا کھانا اور قیلولہ جمعہ کے بعد کرتے تھے-(63)
ایسے ہی نباتات میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والاپیاز جو کہ دنیا کے ہر ملک میں پائی جاتی ہیں ،انگلش میں(ONION)عربی میں بصل کہتے ہیں ۔اکثر ممالک میں تو پیاز کی مقبولیت اس کی معالجانہ صلاحیت کی وجہ سے ہے۔اس کے علاوہ قرآن میں بھی ارشاد گرامی ہے:
وَإِذْ قُلْتُمْ يَامُوسَى لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ-(64)
ترجمہ: اور جب تم نے کہا کہ اے موسیٰ! ہم سے ایک (ہی) کھانے پر صبر نہیں ہو سکتا تو اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ترکاری اور ککڑی اور گیہوں اور مسور اور پیاز (وغیرہ) جو نباتات زمین سے اُگتی‘ہیں ہمارے لئے پیدا کر دے انہوں نے کہا کہ بھلا عمدہ چیزیں چھوڑ کر ان کے عوض ناقص چیزیں کیوں چاہتے ہو۔
قرآن مجید کے علاوہ کتب مقدسہ میں بھی ان کا ذکر موجود ہے۔
اسی طر ح قرآن کے علاوہ حدیث میں بھی ہے لیکن حدیث میں اکثر روایات سے ان کا نا پسندیدہ ہونا ثابت ہوتاہے ۔

رسول اکرم ﷺ فرمایا کرتے تھے،جس کسی نے ان سبزیوں یعنی پیاز لہسن اور گندنا میں سے کوئی چیز کھائی وہ ہماری مسجدوں میں نہ آئے۔کیونکہ فرشتے بھی ان چیزوں سے اذیت محسوس کرتے ہیں ۔(65)

اب ان کے متعلق ابن عمرؓ نے یہ اصول واضح کر دیا کہ ان کا کچا کھانا نا مناسب اور ممنوع ہے ،اور پکا کر کھایا جائے وہ بھی ایسے کہ پکانے کے بعد ان کی بدبو جاتی رہے۔گویا پیاز کھانا حلال اور صحت کے لئے بہتر ہے البتہ پکا کر کھانے کی ہدایات دی ہیں ۔ایسے ہی پھلوں میں ایک پھل بیر جسے انگریزی میں jujube کہتے ہیں ۔ذائقہ میں کھجور سے ملنے کی وجہ سے عرف عام میں اسے چینی کھجور بھی کہتے ہیں۔اور قرآن نے اسے سدر کے نام سے موسوم کیا ہے

ارشاد ربانی ہیں:

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنَاهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ وَأَثْلٍ وَشَيْءٍ مِنْ سِدْرٍ قَلِيلٍ۔(66)

ترجمہ: تو انہوں نے (شکرگزاری سے) منہ پھیر لیا پس ہم نے اُن پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور انہیں اُن کے باغوں کے بدلے ایسے دو باغ دئیے جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تو جھاتھا اور تھوڑی سی بیریاں۔

احادیث میں بیر کا ذکر بطور پھل اور میت کو غسل کے سلسلے میں اس کے پتوں کی افادیت کے بیان میں ملتا ہے۔ اور یہ کہ جب آدم ؑزمین پر اترے تو انہوں نے سب سے پہلے پھلوں میں سے بیری کھائے ۔ایسے ہی مختلف اقسام کے اناج گندم ،چھوارے ،جو وغیرہ کا تذکرہ حدیث میں موجود ہیں ۔ایسے ہی کھانے میں استعمال ہونے والے نمک کا بھی ذکر ہے ۔کہ تمہارے کھانے کی سردار نمک ہے۔ گیا ان میں سے اکثر رسول پاک ﷺ کے مرغوب غذاہیں ۔ اور رسول ﷺ سے نسبت کی وجہ سے ان میں برکت بھی ہے اور صحت بھی ۔ان میں کچھ اور جیسے ثرید(شوربے میں بھیگی ہوئی روٹی)حریرہ (دودھ میں جو کا آٹا ملاکر بنائی جانے والی غذا)کھچی سبزیاں اور سلاد وغیرہ ان کا استعمال رسول اللہﷺ کثرت سے کیا کرتے تھے ۔ ایسے ہی کھمبی کا استعمال بھی رسول اللہﷺ کرتے تھے۔

اب ماکولات میں ایک اور چیز معدنیات (یعنی ہر وہ چیز جو زمین سے نکلتی ہو)جیسے نمک ،مٹی ،تانبا وغیروہ تو اس کی حرمت اس کے مضر ہونے پر معمول ہیں ۔یعنی جو مضر صحت ہو ان تمام معدنیات کا کھانا حرام ہیں ۔

مشروبات میں حلال و حرام کا بیان قرآن و حدیث کی روشنی میں :

مشروبات میں مندرجہ ذیل اشیاء شامل ہیں (1)پانی (2)دودھ (3)شہد (4)شراب (5)عرق اور پسینہ(6)سرکہ وغیرہ

اِن مشروبات کا استعمال فرحت بخش ذائقے ،قوت اور ضرورت کے لیئے ہوتا ہے اور ان میں سے شراب کے احکامات مختلف ہیں

شراب اور اس کے احکامات

”شراب لفظ کا بنیادی مادہ ”خ م ر“ہے جس کے معنی ہے مخمور ہونا یعنی ہر وہ چیز جو انسان کو مخمور کر دے خمر کہلاتا ہے ۔اسی تعریف کی رو سے شراب کا اطلاق یہاں محض شراب پر نہیں ہوتا بلکہ ہر نشے والی چیز مراد ہیں ۔ اس لیئے الخمر سے مراد وہ نشہ ہے جو احکامات الٰہی کے خلاف کسی نظم کو قائم ہونے نہیں دیتا۔اور احکامات الٰہی کی یاد دہانی سے روکتا ہیں ۔ لیکن قرآن میں خمر کا لفظ شراب کے لئے استعمال ہوا ہے اور قدیم تاریخ کے مطالعے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے ،کہ زمانہ قبل از تا ریخ میں نشہ کا اطلاق محض شراب پر ہوتا تھا ۔ لہٰذا شراب کو عربی میں ”خمر“اردو میں” شراب “فارسی میں ”مے“اور انگریزی میں ”وائن “کہتے ہے (67)

شراب کی اقسام میں جو آجکل مشہور ہوتی جا رہی ہے اس میں ایک کاک ٹیل ہے جو دو یا زیادہ شرابوں کے آمیزے سے بنائی جاتی ہیں ، ایسے ہی کڑوا شرآب جو زیادہ مستعمل ہیں)یہ سب دور نبوی میں بھی تھے مگر نام مختلف تھے۔اس لیئے شریعت اسلامیہ جو کہ قرآن ہے اس میں اللہ نے کتنے محسن انداز میں ان سب کے لئے ” خمر“کا لفظ لا کر تدریجااس کی وضاحت فرمائی کہ :

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا۔(68)

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

ترجمہ:(اے پیغمبر) لوگ تم سے شراب اور جوئے کا حکم دریافت کرتے ہیں تو کہہ دو کہ اُن میں نقصان بڑے ہیں اور لوگوں کےلئے کچھ فائدے بھی ہیں مگر اُن کے نقصان فائدوں سے کہیں زیادہ ہیں ۔
شراب میں دو طرح کے فوائد سامنے آتے ہیں ۔
1- بدنی فوائد
2- نفسانی فوائد

نفسانی فوائد میں اگر دیکھا جائے تو اتنے فوائد کسی اور چیز میں ہے ہی نہیں جتنے شراب میں ہیں ۔یعنی یہ کہ شراب سرور پیدا کرتی ہے۔نفس میں قوت،امیدوں اورتمناؤں کی کشرت،غم بخل برے خیالات کا سدباب،بد گمانیوں کا خاتمہ کر کے اخلاق کی تزئین کر تی ہیں ۔اور دماغ کو قوی کرنے میں نہایت موثر ہے ایسے ہی بدنی فوائد میں کہ یہ بدن کی رطوبتوں میں اضابہ کرتی ہے،رنگت نکھارتی ہے،رگوں اور بدن کے مسام کھولتی ہیں ،ہاضمہ کا قوی ہونا ،خون میں صفائی ،بلغم میں بڑھوتری اور لطافت،صفراءوسودا کا بدن سے اخراج جیسے اہم نظاموں میں کارآمد ہیں ۔ ایسے ہی جیسے قرآن سے واضح ہوا کہ اس کے نقصانات اس کے فوائد سے زیا دہ ہیں ۔کہ اس کے مسلسل استعمال سے ذہن کند رہنے لگتا ہے،اعصاب اور پھٹے ڈھیلے پڑھ جاتے ہیں بعج اوقات نشے میں سرمست رہنے والاشخص سکتہ میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ایسے ہی خالص شراب (جس میں پانی نہ ملا ہو)کے استعمال سے خون جل جاتا ہے۔اور دماغ اورجگر کا انتظام رک جاتا ہیں ۔اسی لیئے اللہ پاک نے لوگوں کو اس کے نقصانات فوائد سے زیادہ بتائے۔اس آیت کے نزول کے بعد سے ہی کچھ لوگ شراب سے منع ہو گئے ۔مگر باقی ابھی بھی اس کے عادی تھے۔جن پرفوائد اور نقصانات واضح نہ تھے۔ اس لیئے اللہ پاک نے اس کے نقصانات میں سے ایک نہایت باریک فعل کی طرف اس وقت اشارہ کیا جب چند ایک صحابہ کرام نشے میں سر شار دوران نماز قرآن کی آیت کو غلط پڑھنے لگے ،تب اللہ نے فرمایا :

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔ (69)

ترجمہ: اے مومنو!جب تم نشے کی آیت میں ہو تو نماز کے قریب بھی مت جاؤ۔جب تک یہ نہ جان پاؤ جو آپ کہہ رہے ہو۔ اب یہاں لفظ خمر کی بجائے سکارٰی کا لفظ استعمال کیا گیا ۔اہل لغت کے نزدیک ''سکر ''شراب کا نام ہیں۔ابن عمر کہتے ہیں ''سکر ''بعینہِ خمر ہے۔اور حضرت محمد ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے:

كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔(70)

ترجمہ:ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔
اب اس آیت سے لوگ نماز میں خصوصا اس کا اہتمام کرتے یوں ان کی یہ عادت آہستہ آہستہ چھوٹنے لگی ۔
لیکن حکم اب بھی واضح نہیں ہوا تو اللہ پاک نے چند ایک صحابہ کے بار بار اصرار پر فرمایا:

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ۔(71)

ترجمہ:اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمالِ شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تمہیں (ان کاموں سے) باز رہنا چاہئیے ۔
اب ا ن آیات میں سب سے پہلے شراب کو من عمل شیطان کہا ۔یعنی شراب اگر شیطانی عمل ہے تو یہ اللہ کے قربت میں رکاوٹ کا سبب ہے ۔شراب کو عمل شیطانی کہنے میں یہ لازم آتا ہے کہ شرابی نشے میں سرمست ہو کر شیطان کی طرح ہر کام میں اجلت کرنے لگتا ہے یوں اگر اسے حلال ذرائع نہیں ملتے تو وہ حرام سے اپنے خواہش کی تکمیل کرتا ہے۔اس لیئے اللہ نے اپنے نبی کے ذریعے اہل ایمان کو خبردار کیا کہ شراب کی قلیل اور کثیر مقدار تو حرام ہیں اوراس سے متعلق جتنی چیزیں ہیں وہ بھی حرام ہیں ۔لہٰذا رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔

ما اسکر کثیرہ ،فقلیلہ حرام۔(72)

ترجمہ:جس شے کی ذیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اس کی تھوڑی مقدار کا استعمال بھی حرام ہے۔
نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
SLOGAN HERE
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

"اللہ نے شرابی پر اس کے پینے والے پر،اس کے پلانے والے پر،اس کے بیچنے والے پر اس کے خریدنے والے پر اس کے نچوڑنے والے پر اور جس کے لئے نچوڑی جائے،اس کے اٹھانے والے پر اور جس کے لئے اٹھاکر پہنچائی جائے پر لعنت کی ہیں۔(73)

ایسے ہی رسول اللہ ﷺ سے شراب سے سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے اسے منع فرمایا اور پھر صحابہ نے اس سے دوائی بنانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بیماری ہے۔ایسے ہی رسول انور ﷺ نے فرمایا شرابی کا ایمان شراب پیتے ہوئے مکمل نہیں رہتا ۔

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے:

رسول اللہ ﷺکے زمانے میں ایک شخص کو حضور ﷺ کی خدمت میں لایا گیاجس کا نام عبداللہ اور لقب حمارتھا ،جو آنحضرت ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا ۔آپ نے اس سے پہلے اسے شراب پینے پر مارا بھی تھا ۔پھر ایک بار پھر اسے پکڑ کر آپ کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اسے پھر مارا۔(74)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے:

ایک شخص یمن سے آیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہو کر ایک شراب ”مضمر“ جسے وہ اپنے وطن میں استعمال کرتے تھے ،جو اناج سے بنائی جاتی تھی کے بارے میں پو چھا تو آپﷺ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے بے شک جو پیئے گا تو اللہ کا وعدہ ہے کہ اسے (تینۃ الخبل)پلایا جائے گا تو انہوں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا(تینۃ الخبل) جہنمیوں کا پسینہ یا پیپ ہے۔(75)

رسول اللہ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین کے زمانے میں بھی شرابی کا اسی طرح جوتیوں ،چھڑیوں وغیرہ سے مارنا ثابت ہوا ہے۔اسی کا اعتراف آج کا میڈیکل سا ئنس بھی کر چکا ہے۔کہ جب شرابی شراب زیادہ پی کر بہک جائے تو اس کا نشہ اتارنے کے لئے اسے خوب پیٹو۔تاکہ اس کے جسم سے حرارت تھم جائے۔حضرت انسؓ فرماتے ہے کہ ہمارے ہاں فصیح شراب کے علاوہ اور کسی قسم کی شراب نہ تھی ۔پس میں کھڑا ہواابو طلحہ اور فلاں فلاں کو فصیح شراب پلا رہا تھا ،ایسے میں ایک آدمی آیا اور آواز دی کہ تمہیں کچھ خبر ہے میں نے کیا تو کہا شراب حرام ہو چکی ہے،تو اسی وقت سب نے پیالے زمیں پر گرا دیئے اور کسی نے کچھ پوچھا نہیں ۔ایسے ہی ایک بیوپاری جو کہ شراب مٹکوں میں لاد کر اس کو خریدنے کا کام کرتا تھا پھر جب راستے میں اسے خبر ہوئی کہ شراب حرام ہو چکی ہیں تو اس نے چھڑی اٹھا کر سارے مٹکے گرا دیئے ۔صحابہ کرام پر یہ سب تو رسول پاک ﷺ کے صحبت کے اثرات تھے ،اور دوم ان احادیث مبارکہ سے شراب کا مضر صحت ہونا واضح ہوتا ہے ۔کہ حرمت کی آیات نازل ہوتے ساتھ ہی صحابہ کرام نے اسے خوش اسلوبی سے چھوڑا اور جو حرمت کے بعد بھی پیتے تھے تو ان کو سزائیں دی گئی۔

ایسے ہی حکماءنے شراب کو ”ام الخبائث “کا نام دیا ہیں یعنی ”برے افعال کی ماں “اس کے ام الخبائث ہونے کی ایک چھوٹی سی مثال قوم لوط ہے کہ وہ شرابی تھے سب اور شراب ہی کی وجہ سے جنسی بےراہ روئی اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہوئے۔

شراب کے علاوہ دودھ،شہید،سرکہ ،پانی سب کے فوائد کے بارے میں حضور ﷺ کی احادیث مبارکہ موجود ہیں

حدیث میں ہے حضرت عائشہ روایت کرتی ہیں

کہ رسول اکرم ﷺ کے لئے سقیا سے (ٹھنڈا اور) میٹھا پانی منگوایا جاتا تھا ۔مروی ہے کہ ''سُقیا'' ایک چشمہ ہے ۔جو مدینہ طیبہ سے دو دن کی مسافت پر واقع ہے ۔(76)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں اور خالد بن ولید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں داخل ہوئے وہ ایک برتن میں دودھ لے کر آئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں اور خالد بائیں جانب تھے۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا پینے کی باری تمہاری ہے لیکن اگر چاہو تو خالد کو ترجیح دو۔ پس میں نے کہا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جھوٹے پر کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کسی کو کچھ کھلائے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بہتر کھلا) اور اگر کسی کو اللہ دودھ پلائے تو وہ

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

کہے (اے اللہ ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور یہ (دودھ) مزید عطا فرما) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دودھ کے علاوہ کوئی چیز ایسی نہیں کہ کھانے اور پینے دونوں کے لئے کافی ہو۔

حضرت انس رضی االلہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے اس پیالے میں رسول اللہ ﷺ کو پینے کی اشیاء شہد ،نبیذ ،پانی اور دودھ پلایا ۔(78)

اورشہد بھی حضور اکرم ﷺ کے پسندیدہ اور مرغوب ترین اشیاء میں سے تھا

ہشام نے بیان کیا ، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے والد نے خبر دی اور ان سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرمایا کرتے تھے ۔ (79)

گویا شراب کے علاوہ باقی مشروبات کا جواز حدیث میں موجود ہیں

قرآن و حدیث میں حلال و حرام کی نشاندہی کی جانے کے علاوہ پائے جانے والے خوردنی مصنوعات (جانوروں)میں فقہاءکا گو نا گو اختلاف موجود ہ ہیں‐جو مندرجہ ذیل ہیں :

گویا کہ تمام جانوروں کے حلت وحرمت کے تعین میں ابن عباس کا قول ہیں ان چار کے سوا جن کا تذکرہ قرآن میں موجود ہیں (سور ،مردار،بہتا ہوا خون ،مااھل لغیر اللہ)کے علاوہ باقی سب کھانے میں مضائقہ نہیں ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہے د رندوں کے گوشت اور رگوں میں رہ جانے والے خون میں بھی مضائقہ نہیں‐دونوں کی دلیل قرآن کی آیت

قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ(80)

ترجمہ:۔ کہو کہ جو احکام مجھ پر نازل ہوئے ہیں میں اُن میں کوئی چیز جسے کھانے والا کھائے حرام نہیں پاتا۔

جانوروں کی حلت اور حرمت سے متعلق ائمہ کرام کے اقوال اور مذاہب:

جانوروں کی حلت اور حرمت سے متعلق ائمہ کرام کے اقوال اور مذاہب حسب ذیل ہیں۔

امام مالکؒ کے نزدیک

ہر وہ جانور حرام ہے جس کی حرمت کتاب وسُنت میں مذکورہو۔

امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک

ہر جانور حلالی ہے سوائے اس کے اس میں چار قاعدے پائے جائے :

1- درندہ چارپایہ حرام ہیں (یعنی حرمت نصوص میں ثابت ہو)
2- وہ جانور جس کے مارنے کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہو جیسے سانپ ،چوہا،بچھو وغیرہ،
3- اور وہ جانور جن کے مارنے سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہو،
4- اور چوتھا وہ خبیث جانا جن کے تحلیل وتحریم کا حکم عرب نے لگایا ہو۔

امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک

احناف کے ہاں حسب ذیل قواعد ہیں:

1- وہ تمام جن کا نص میں حرمت یا ان کے مارنے کا ذکر آیا ہو ،ان کا کھانا حرام ہیں اور
2- وہ پرندہ جو مردار کھاتا ہے جیسے ہما،،مور ،چمکادڑ،گدھ وغیرہ وہ بالاتفاق حرام ہیں ۔اور ان پرندوں میں پنجے والا پرندہ جو پنجہ سے شکار کرتا ہے حرام ہے جیسے شکرا،باز،بہری ،چیل ،باشا، کرگس ،عقاب،ترمتی وغیرہ اور درندوں میں وہ سارے درندے جو چارپائے اور دانتوں سے زخم کرتے ہیں حرام ہیں ۔

خلاصہ بحث

سب کا خلاصہ بحث یہ ہوا کہ

جانور دو قسم کے ہیں:

1- خشکی کے جانور
2- آبی جانور

خشکی کے جانوروں کی چار اقسام ہیں :

1- چرندے

-2 پرندے
-3 درندے
-4 حشرات الارض
آبی جانور (آبی جانور جو دریائی ہو-) (81)

چرندوں کی حرمت کا بیان :

چرندوں کی دو اقسام ہیں ،ایک انسی ایک وحشی ۔ احناف کے نزدیک انسی حلال ہے جو دم مسفوحہ نہ رکھتے ہو اور گھاس و پتے کھانے والے جانور جو دانتوں سے زخم اور شکارنہ کرنے والے جانور ہو جیسے بکری گائے اونٹ بھینس ، بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، ہرن، نیل گائے، بطخ، مرغابی، کبوتر، طوطا، مینا، فاختہ اور بٹیر ،مینڈھا ،بیل ،بھینس،بھینسا،پالتو جانور اور جنگلی بارہ سنگا وغیرہ جمہور کے ہاں سب حلال ہیں ا ور بعض اس میں مکروہ ہیں جیسے گھریلو گدھا اور جنگلی گدھا جسے گور خر کہتے ہے

گھوڑے کے متعلق روایتیں مختلف ہے ۔ جمہور علمائے کرام، جیسے امام مالک، امام شافعی، امام احمد اور ان کے اصحاب رحمۃ اللہ علیہم اور اکثر سلف و خلف کایہی مذہب ہےکہگھوڑا حلال ہے، کیونکہ: اس کےحلت کے بارے میں قوی دلا ئل موجود ہیں لیکن چند ایک علماء اس کے حرمت کے قائل ہیں ۔خلاصہ یہی ہے کہ گھوڑا حلال ہے، کیونکہ اس کے حرام ہونے پر قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں، اس کے برعکس اس کی حلت پر قوی احادیث موجود ہیں۔

جناب اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

”گھوڑے کا کھانا جائز ہے، لیکن بہتر نہیں۔ “امام اعظم کے نزدیک بھی ایک قول مکروہ کا ہے صاحب ھدایہ کے نزدیک کراہت تحریمی ہے ۔ بزدوی ، ابو المعین اور قاضی خان نے اس کو مکروہ تنزیہی لکھا ہے لیکن امام اعظم نے وصال سے تین دن پہلے صا حبین کے قول کی طرف رجوع کیا ہے۔(82)

بعض گائے بکریاں غلاظت کھانے لگتی ہے انہیں **جلالہ** کہتے ہیں ان کے بدن اور گوشت وغیرہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے جمہور علماء کے نزدیک اس کو کئی دن تک باندھ رکھے کہ نجاست سے دور رہے اور جب بد بو کا اثر ختم ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے کھائے یہی حکم اس مرغی کا ہے جو غلاظت کھانے کی عادی ہو اس کے برعکس جو مرغیاں آزاد پھرتی ہے ان کو بند کرنا ضروری نہیں جبکہ غلیظ کھانے کی عادی نہ ہو اور ان میں بدبو نہ ہو ہاں بہتر یہ ہے کہ ان کو بند رکھ کر ذبح کریں۔

اسی طرح بکری کا وہ بچہ جسے کتیا کا دودھ پلایا وہ بھی اسی جلالہ کے ہی حکم میں ہے۔

چرندوں میں کچھوا خشکی کا ہو یا پانی کا سب کے سب مکروہ ہیں ۔ اس کے برعکس خرگوش حلال ہے ۔

پرندوں کے گوشت کے حلت و حرمت کے مسائل:

اب پرندوں میں وہ پرندے جو پنجے سے شکار نہیں کرتے،جو دانہ چنتے ہیں اور ان کی چونچ سُرخ ہو ، جیسے چکور ،بیڑ لال،چرکوا مرغی ،ہدہد ،بطخ ،کبوتر ،چڑیا،مرغابی،زاغ خاکستری ، گوریا ، چکور ، سارس ، بگولہ ، قمری وغیرہ حلال ہیں وغیرہ حلال ہیں ۔اور بعض ان میں مکروہ ہیں جیسے بلبل ،مور،ابابیل ،توتی ،فاختہ ،میناچکوہ وغیرہ ۔اب طوطااور توتی میں تھوڑا اختلاف پایا جاتا ہے اصل میں یہ دونوں چڑیا کے برابر ہوتے ہیں اور ان کے پر زردی مائل ہوتے ہیں لیکن طوطا طوطی سے تھوڑا بڑا ہوتا ہے اور ٹیڑھی چونچ ہوتی ہے وہ دونوں امام اعظم کے ہاں حلال ہے۔کیونکہ ان کے نزدیک

-1 ببغا یا تو توتی کوکہتے ہی نہیں ،
-2 یا یہ کہ اس میں بوجہ عصفور ہونے کے کوئی اختلاف نہیں ۔

بعض فقہاءنے بحیثیت بدبودار ہونے کے اس کے گوشت کو حرام لکھا ہے لیکن قول اول اصح ہے ۔ اب آگے کوے کی بحث آتی ہے۔کوے کی مختلف اقسام ہیں

”ایک کوا تو وہ ہوتا ہے جو صرف دانہ چگتا ہے اس کو فارسی میں زاغ کہتے ہے اس کا کھانہ حلال ہے ۔دوسرا ابقع (دیسی کوا)جومردار کھاتا ہے وہ بھی حرام ہے تیسرا جو پنجے سے شکار کرتا ہے وہ بھی حرام ہے۔س کو عکہ اور

Dialogue Social Science Review (DSSR)

www.thedssr.com

ISSN Online: 3007-3154

ISSN Print: 3007-3146

Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
SLOGAN HERE

عایسے کہتے ہیں جو کہ کوے سے ملتا جلتا ایک جانور ہے لیکن حلال ہے۔اب جو معروف (کوا)زا غ ہے۔ دیوبندی فرقہ نے اسے حلال کہا۔ایک دیو بندی مولوی حبیب اللہ ڈیروی نے"الشی العجاب فی حلۃ الغراب"نامی پمفلٹ شائع کیا۔اور چند سالوں بعداس کی حلت کی تشہیر کے لئے پنجاب میں جشن منایاگیا۔دراصل دیوبندیوں کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی نے نہ صرف حلال بلکہ اس کا کھانا ثواب لکھا ہے۔اب وہ اس کے حلت کے لئے زور لگا رہے ہیں۔

اب وہ کوا جو مردار بھی کھاتا ہے اور دانہ بھی چگتا ہے عق عق کہلاتا ہے۔ جو کہ دشتی یعنی جنگلی پرندہ ہے اس کو بعض فقہاءکرام دیسی کوا کہتے ہیں ۔جیسے امام ابو یوسف فرماتے ہیں ان کی بابت میں نے امام اعظمؒ سے پوچھا تو آپ نے اسے حلال قرار دیا ۔میں نے ان سے عرض کیا وہ تو نجاست کھاتا ہے تو انہوں نے فرمایا "یخلط نجاسۃثم یاکل"خالص نجاست نہیں کھاتا بلکہ اسے غیر نجاست کے ساتھ ملا کر کھاتا ہے۔

ایک اور قول کے مطابق صاحبین اور امام اعظم اسے مکروہ تحریمی کہتے ہیں۔ (83)

اب عق عق اصح قول کے مطابق حلال ہے ۔کیونکہ یہ فاسق نہیں کوے کی طرح ۔اس لیئے صاحب ہدایہ نے لکھا ہے کہ محرم بحالت احرام اسے نہیں مار سکتا۔اس سے ثابت ہوا کہ عق عق دیسی کوا نہیں بلکہ جنگلی پرندہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ دیسی کوا ہوتا تو صاحب ھدایہ اسے مارنے سے ہر گز نہ روکتے ۔اب رہی بات غراب البقع(دیسی کوا) اکثر فقہاءکرام اس سے کرگس مراد لیتے ہیں ۔اسی لیئے تمام فقہاءکرام اور محدثین عظام کے نزدیک بھی دیسی کوا حرام ہے۔کوے کی حرمت کی اصل وجہ اس کی نا فرمانی، خباثت،نجاست خوری اور موذی ہونا ہے ۔کیونکہ جب سیدنا نوح ؑ نے اسے پانی دیکھنے کے لئے بھیجا تھا۔تع اس نے نافرمانی کی اور آپ کی اطاعت پر مُردار خوری کو ترجیح دی۔اسی لیئے جب آپ ﷺ کے پاس ایک صحابی آئے انہوں نے اپنا نام غراب بتایا تو آپ ﷺ نے نام بدلا اور فرمایا "انت مسلم"یعنی تیرا نام مسلم ہے اب سے ۔علامی دمیریؒ فرماتے ہے :

عن عبد الله بن الحارث الأموي، عن أمه ريطة بنت مسلم، عن أبيها، أنه قال: شهدت مع النبي صلى الله عليه وسلم حنينا، فقال: «ما اسمك» ؟ قلت: اسمي غراب. فقال صلى الله عليه وسلم: «بل أنت مسلم» «3» . وإنما غير النبي صلى الله عليه وسلم اسمه لأنه حيوان خبيث الفعل، خبيث المطعم، ولذلك أمر صلى الله عليه وسلم بقتله في الحل والحرم.(84)

یعنی کوے کی چونکہ حرکتیں بھی خبیث ہوتی ہے ۔اور خوراک بھی خبیث ہوتی ہے"اس لیئے آپ ﷺ نے غراب کا نام پسند نہیں کیا ۔اور مسلم کا نام پسند کیا کیونکہ اچھے مسلم کے کام بھی اچھے ہوتے ہیں اورخوراک بھی ۔

اسطرح وہ جانور جن کے ماں باپ میں سے ایک حلال اور ایک حرام ہو ان میں اعتبارماں کا کیا جاتا ہے اگر ماں حلال ہے بچہ بھی حلال ہے اور اگر ماں حرام ہے تو بچہ بھی حرام ہے ایسے ہی بغل یعنی خچرحرام ہے جب ماں اس کی گدھی ہو اور جب ماں اس کی گھوڑی ہو تو صاحبین کے نزدیک حلال اور شوافع اس کو حرام کہتے ہیں ۔

صوبہ سرحد میں ایک جانور سرید(خارپشت، اس جانور کا عربی نام القنفذ، فارسی میں خارپشت، اردو میں ساہی یا سیہی کہتے ہیں اس کے منہ میں پانچ دانت ہوتے ہیں شام وعراق کے علاقہ میں جو پایا جاتا ہے، وہ بڑے کتے کے برابر ہوتا ہے اس جس کی شکل بکری جیسی ہے ، جسم پر کانٹے ہی کانٹے ہوتے ہیں) پایا جاتا ہے ۔مقامی لوگ اس کا شکار کرتے اور اس کا گوشت کھاتے ہیں ۔یعنی کچھ لوگ اس کو حلال کہہ کر استعمال کرتے ہیں ایک فتویٰ کے مطابق یہ حشرات الارض میں داخل ہے اس کا کھانا حلال نہیں ۔ایسے ہی کچھ پرندوں میں مور،بگلا(بگلا ایک پرندہ ہے۔ یہ پانی کے اردگرد پایا جاتا ہے۔ ان کی ٹانگیں لمبی ہوتی ہیں۔)،بطخ،کبوتر کا کھانا حلال ہیں ۔گویا شکاری پرندوں کے بارے میں امام ابوحنیفہ کے ہاں اور ان کے اصحاب مطلق حرمت کے قائل ہیں۔امام مالک کرگس ،عقاب،اور گدھ (ایک شکاری پرندہ ہے جو مرے ہوئے جانوروں کی لاشوں کا گوشت کھاتا ہے۔ گدھ کے بڑے بڑے پر ہوتے ہیں)جیسے شکاری پرندوں کو حلال قرار دیتے ہیں۔ امام شافعی کہتے ہیں صرف وہ شکاری پرندے جو انسان کے پالتو جانوروں پر حملہ کرتے ہو ان کی حرمت ہیں ۔

درندوں کی حرمت:

اب رہی بحث درندوں کی تو وہ ہوتے ہی وحشی ہیں اس لیئے اس میں علماءکرام کا کوئی کثیر اختلاف نہیں موجود سب کے ہاں حرام ہی ہیں ۔صرف امام شافعی کے نزدیک صرف وہ درندے جو انسان پر حملہ آور ہو وہ حرام ہیں اب کچھ ایسے جانور یا درندے جن کے بارے میں تحلیل وتحریم کتاب وسُنت میں نہ پایا جاتا ہواس لیئے مشکل ہوا ہو ہم ، اس کا حکم اشرف العرب کی طرف رجوع کرنا چاہیے نہ کہ جنگلیوں کے اگر وہ اس کو کھاتے ہو یا اس کو پاکیزہ

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
DIALOGUE SOCIAL SCIENCE REVIEW
SLOGAN HERE
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

سمجھتے ہو یا اس کا نام رکھا ہو مثلاََ: جس جانور کو حلال کہتے ہو تو وہ بھی حلال ہے ، اور اگر بد جانتے ہو عرب تو وہ حرام ہیں ۔جیسے الوکہ عربی میں اسے بوم کہتے ہیں حرام ہے سب قسم اس کے۔مگر بعض کتابوں میں ہے کہ فقہ مالکی اور فقہ حنفی اسے حلال کہتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے بلکہ ان کے مثل بھی اگر کچھ ہے توحرام ہے جیسے گینڈا کہ ترکی اور فارسی میں ا سے کر گدن بولتے ہیں یہ مشابہت رکھتا ہے بھینس سے اور عضو تناسل کے اندر ہونے کی وجہ سے ہاتھی سے مشابہت رکھتا ہے۔بعض کتب حنفیہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف اسے بھینس سے مشابہت کی بناءپر حلال کہتے ہیں جبکہ امام محمد اسے مشابہت ہاتھی کی وجہ سے حرا م سمجھتے ہیں ۔

فقہ مالکی اور فقہ شافعی میں اس بارے میں کوئی وضاحت نہیں موجود۔اور بعض علماءاثنا عشریہ کے نزدیک بھی حلال ہے۔اور مشابہت کبھی ہوتی ہے طبیعت میں یعنی حفاظت اور دشمنی میں پھر اگر برابر ہو دونوں چیزیں نہ پائی جائے اس سے جس کے مشابہ ہو تو پھر اس کا کھانا حلال ہے۔ اسی طرح پالتو بلی توحرام ہیں اب وہ بلی جو وحشی ہے اس کے بارے میں اصح قول یہی ہے کہ حرام ہے مگر امام شافعی،امام احمد،امام مالک کے نزدیک حکم حلت کا ہیں ۔(85)

حشرات الارض :

حنفیہ کے ہانوہ تمام حشرات الارض چاہے وہ زمین کے اندر رہتے ہیں جیسے چوہا،چھچوندر ،گھوس ،نیولا وغیرہ وہ بھی سب مکروہ ،اور اسی طرح باقی حشرات الارض جیسے چوہا چھپکلی ،گرگٹ ،کھونس ،سانپ ،بچھو ،بر،مچھر ،پسو ،کھٹمل،مکھی،کلی مینڈک وغیرہ جس کے قتل کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، جیسے : چیونٹی ، شہد کی مکھی ، ہد ہد اور صرد [لتوار] وغیرہ حلال ہے باقی وہ جن سے انسانی طبیعت کراہت محسوس کرتی ہے حرام ہے لیکن امالک اور ابن ابی لیلٰی کے نزد یک سانپ کھانے میں بھی کوئی مضائقہ نہیں لیکن اس میں ذکاۃ (ذبح)کی شرائط ہو۔

امام شافعی کہتے ہیں صرف وہ خبیث ہیں جن سے اہل عرب گھن کھاتے ہے چنانچہ اہل عرب صرف لومڑیاور بجو کھاتے ہیں لہٰذا یہ ہی حلال ہیں ۔

اسی طرح جن جانوروں (حشرات)کا بالکل خون نہیں جیسے مکھی، بھنبھیری، بھنگا، پتنگا، تتلی، گرولا، بھونرا ،بھڑ، جونک، جوں، جھینگڑ، مکڑی،بچھو ،چیونٹی،چونٹا ،چونٹی دیمک سب حرام ہے سوائے ٹڈی کے۔

وہ جانور جن کا خون تو ہے مگر بہتا نہیں ہے جیسے سانپ گرگٹ ،چھپکلی وغیرہ سب حرام ہے۔

دریائی جانوروں کی حرمت:

دریائی جانوروں میں گویا امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہیں باقی کچھ بھی نہیں حلال یعنی باقیات اگر طبعی موت مر کہ پانی کے اوپر آئے تو مردار، ا سی پہ فتویٰ ہے۔اسی طرح سمک طافی یعنی وہ مچھلی جو خود اُلٹ کر پانی کے اوپر آ جائے اس کے بارے میں میں ہے کہ وہ حرام ہے۔اور باقی پانی کے جانور اگر زندہ بھی ہو تب بھی خبیث ہیں ان کا ثبوت ا حادیث پاک سے ملتا ہیں کہ پانی کے جانوروں میں مچھلی حلال ہے۔امام شافعی اس بارے میں تین طرح کے رائے پیش کرتا ہیں :

1- تمام دریائی جانور حلال ہیں
2- مچھلی کے علاوہ سب حرام ہیں
3- وہ تمام جانور جو زمین پر موجود حلال جانوروں کے نوع میں سے ہیں وہ حلال ہیں ۔

امام احمد کہتے ہیں مینڈک کے علاوہ تمام دریائی جانور حلال ہیں

مالکیہ کے بیان کے مطابق سمندری سور مکروہ باقی سب حلال ہیں

ان تینوں نے اپنے اقوال کی حمایت میں دلیل رسول پاک ﷺ کی حدیث پیش کی ہے کہ انہوں نے سمندر کے پانی کو طہور اور اس کے میتہ کو حلال کہا ہیں ۔

اب جھینگے کے بارے میں اختلاف ہے ، کہ آیا یہ مچھلی ہے کہ نہیں اسی بناءپر اس کے حلت وحرمت کے بارے میں اختلاف ہے ۔کچھ فقہاءکرام اسے مچھلی کہتے ہے اُن کے نزدیک اس کا کھانا حلال ہے ،امام محمد اور ابو یوسف کے نزدیک بظاہر اس کی صورت مچھلی کی سی نہیں معلوم ہوتی بلکہ ایک قسم کا کیڑا معلوم ہوتا ہے ۔اس کا اورکالی مچھلی کا حکم ایک ہی ہے کہ یہ حرام ہے۔(86)

نتیجہ

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

اس سارے بحث کا خلاصہ مندرجہ ذیل جدول میں بیان کیا گیا ہے

قرآن و حدیث کی روشنی میں حلال و حرام خوردنوش (جانوروں ،نباتات)اور مشروبات کی تفصیل :

اشیاء	حلال	حرام	مکروہ
بوجھ اٹھانے والے مویشی (اونٹ، بیل، گدھا، خچر)،اور زمین سے لگے ہوئے مویشی(جیسے بکری وغیرہ	ہاں	نہیں	نہیں
مرا ہوا جانور اور لہو اور سور کا گوشت اور جس چیز پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے	ہاں		
شکاری جانوروں کا شکار	ہاں		
پانی کا مردار کھانا	ہاں		
سمندر کا وہ جانور جو اس میں مر کر اوپر آ جائے		ہاں	
اونٹوں کے کوہان			ہاں
خرگوش،مرغی، سرخاب نامی پرندے	ہاں		
گرگٹ ،گوہ،بلی،کتا		ہاں	
چوہا، بچھو، چیل، کوا		ہاں	
حلال جانوروں کے غدود،مثانہ،پتہ ،نر اور مادہ جانوروں کی پیشاب گاہ ، کپورے			ہاں
نباتات	ہاں		
کچا لہسن،کچاپیاز،اور گندنا			ہاں
پانی ،دودھ ،شہد ،عرق اور پسینہ ،سرکہ وغیرہ	ہاں		
شراب		ہاں	
معدنیات		ہاں	

نتائج:

س مضمون میں ان خوردنوش کے اشیاء کا ذکر کیا ہے جو شریعت نے حرام ، اور حلال قرار دیئے ہیں ۔قرآن میں بہت ساری آیات حرام خوردونوش کے بارے میں ہیں جن کا خلاصہ تقریبا یہی ہے کہ زمین سے پیدا ہونے والی اشیاء میں سے نباتات میں تمام حلال اور پاک ہیں لیکن حدیث میں بعض بدبودار ہونے کی وجہ سے ناپسندیدہ قرار دیئے ہیں ۔اور حیوانات میں پھر پرندے اور جانور وں (آبی ،بری)کی تفصیل موجود ہیں کہ پرندوں میں شکاری پرندوں کے بارے میں فقہاء میں قدرے اختلاف موجود ہیں ۔اور درندے تو تمام وحشی ہونے کی وجہ سے حرام ہیں ۔اور جانوروں میں تمام وحشی جانور ، موذی،رذائل خصوصیات کے حامل ،اور وہ جن کا ذکر قرآن و حدیث میں صراحت سے آیا ہو(سور) وغیرہ سب حرام ہیں ۔اور حلال جانوروں کے بعض اعضاء سلیم الفطرت ہونے کی وجہ سے اور قرآن کی روح سے خبیث ہونے کی وجہ سے کھانا مکروہ ہے ان میں غدود ،پتہ،مثانہ ،اور جانوروں کی پیشاب گا ہیں شامل ہیں ۔اور مشروبات میں بلا اختلاف شراب حرام ہے۔

حوالہ جات

(1)الطبراني،سليمان بن أحمد،المعجم الأوسط، القاهرة، دار الحرمين،حديث 8610،جلد8،ص 272
(2) بلیاوی، عبدالحفیظ،مولانا،،مصباح اللغات،لاہور ،مکتبہ قدوسیہ،جولائی 1999،ص 138تا139
(3) قاسمی،غازی عبد الرحمٰن،،اسلام میں حلال وحرام کے اصول،ملتان ،ندارد،سن ندارد،ص1
(4) رحمانی ،خالد سیف اللہ، ،مولانا،حلال وحرام،حیدر آباد دکن،دارالعلوم سبیل سلام،42 جون 2000،ص3
(5)لتحریم 01:66
(6) البقرہ168:02
(7) البقرہ :92:02
(8)الیونس 10 : 59
(9) الانعام142:06
(10) یس : 71 ، 72
(11) الانعام145:06
(12) البقرۃ 172:02
(13) المائدۃ 03:05
(14) النحل :16 115،116
(15)قرضاوی،یوسف،علامہ،اسلام میں حلال وحرام،لاہور ،دارالابلاغ،مئی 2013،ص 18
(16) الانعام121:06
(17) الانعام 06:118
(18)الحج :22 30 ،
(19) الاعراف157:07
(20) المائدۃ 04:05
(21)مسلم، مسلم بن الحجاج،صحيح مسلم(المسند الصحيح المختصر بنقل العدل عن العدل إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم)، بيروت، دار إحياء التراث العربي،حديث 1015،جلد2،ص 703
(22)التبريزي، محمد بن عبد الله،مشكاة المصابيح، بيروت، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة،1985ء ،حديث 2781،جلد2،ص 847
(23)الألباني،محمد ناصر الدين، بن الحاج نوح، صحيح الجامع الصغير وزياداته،بيروت،المكتب الإسلامي،حديث 7323،جلد2،ص 1224
(24)مشکوٰۃ،حدیث 2771،جلد2،ص 844
(25)ترمذی،حدیث 2374،جلد4،ص 165

Dialogue Social Science Review (DSSR)
www.thedssr.com
ISSN Online: 3007-3154
ISSN Print: 3007-3146
Vol. 3 No. 8 (August) (2025)

(26)الشيباني، أحمد بن محمد، مسند الإمام أحمد بن حنبل،بيروت، مؤسسة الرسالة،الطبعة: الأولى، 1421 هـ،حديث 6652،جلد11،ص 233
(27)ابن ماجة، محمد بن يزيد، سنن ابن ماجه،بیروت، دار إحياء الكتب العربية،س ن ندارد، حديث 3984،جلد2،ص 1318
(28)مسند احمد،حدیث 14441،جلد22،ص 332
(29)ترمذی،باب ،جنت کا بیان،حدیث2528،جلد2
(30) الطبراني،سليمان بن أحمد،المعجم الأوسط، القاهرة، دار الحرمين،حدیث 6495،جلد6،ص 310
(31) صحیح مسلم ،کراچی ،قدیمی کتب خانہ ،حدیث 224
(32) مشکوٰۃ المصابیح ،حدیث 142
(33)سنن ابن ماجہ،حدیث 3314،جلد2،ص 1102
(34)ایضا،حدیث 386،جلد1،ص 136
(35)ابوداؤد،سليمان بن الأشعث، سنن أبي داود، بيروت، المكتبة العصرية،حدیث 3815،جلد3،ص 358
(36)البخاري، محمد بن إسماعيل، الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه = صحيح
(37)ا البخاري،بيروت،دار طوق النجاة،الطبعة: الأولى، 1422ه،حدیث 4362،جلد5،ص 167
(38)ترمذی،حدیث 1480،جلد3،ص 126
(39)مسند احمد،حدیث 1855،جلد3،ص 353
(40)بخاری،حدیث 2572،جلد3،ص 155
(41)ایضا،حدیث 5517،جلد7،ص 94
(42)ابودؤد،حدیث 2828،جلد3،ص 103
(43)ایضا،حدیث 3797،جلد3،ص 354
(44)ترمذی،حدیث 1822،جلد3،ص 332
(45)مسلم،حدیث 2240،جلد4،ص 1758
(46)ابوداؤد،حدیث 3796،جلد3،ص 354
(47)ابن ماجہ،حدیث 3250،جلد2،ص 1082
(48)بخاری،حدیث 3314،جلد4،ص 129
(49)ابوداؤد،حدیث 2856،جلد3،ص 110
(50)ایضا،حدیث 73،جلد1،ص 19
(51)البقرۃ 168:02
(52)ابوداؤد،حدیث 3811،جلد3،ص 362
(53)ایضا،حدیث 3836،جلد3،ص 363
(54)ابن ماجہ،حدیث 3319،جلد2،ص 1103
(55) الرحمان 68:55
(56)مسند احمد،حدیث 23237،جلد38،ص 273
(57)ابن ماجہ،حدیث 3323،جلد2،ص 1104
(58)الأصبهاني،أحمد بن عبد الله، الطب النبوي،بيروت، دار ابن حزم،الطبعة: الأولى،2006ء، حدیث 904،جلد2،ص 761
(59) لدھانوی ،محمد یوسف،آپ کے مسائل اور ان کا حل،جلد1،کراچی،مکتبہ لدھیانوی ،ستمبر 1995،ص 262
(60)ابن ماجہ،حدیث 3302،جلد2،ص 1098
(61) البقرۃ 61:02

(62)الانسان 17:76

(63) بخاری،باب،درخت بونے کا بیان،حدیث 2349

(64) البقرۃ 61:02

(65) مسلم ،باب ،ناگوار بو والی چیزیں کھانے کا بیان،حدیث 1254

(66)السباء16:34

(67)سجاد علی شاکر ،سگریٹ نوشی اور منشیات کا استعمال ،www.urdu.comلاہور،ص1تا 3

(68) سورہ بقرۃ 219:02

(69) سورۃ النساء 34:05

(70)مسلم،حدیث 2003،جلد3،حدیث 1587

(71)المائدۃ 91.92:05

(72) ترمذی ،جلد2،حدیث 9

(73) ابو داؤد ،جلد3،حدیث 366

(74)البخاری،باب،شراب پینے والے کو مارنے کا بیان،حدیث 6773

(75) مسلم،جلد3،حدیث 1587

(76)، ابو داود ، ج 3 حدیث 3719

(77) جامع ترمذی ، اس بارے میں کہ جب کوئی کھائے تو کیا کہے؟، حدیث،3642 باب دعاؤں کا بیان

(78)صحیح مسلم،ج 2،باب،اس نبیذ کے بیان میں کہ جس میں شدت نہ پیدا ہوئی ہو اور نہ ہی اس میں نشہ پیدا ہوا ہو تو وہ حلال ہے۔حدیث ،5136

(79)صحیح بخاری شریف،ج 2 باب، میٹھی چیز اور شہد کا بیان،حدیث ،5431

(80) الانعام145:06

(81)مطبوعہ مکتبہ زکریا دیوبند، فتاوی عالمگیری ۵: ۲۸۹ م

(82)بهشتي زيور از تهانوي : حصه سوم، صفحه نمبر56، مسئله نمبر 2

(83) اورنگ زیب عالمگیر (مصنف) امیر علی ،سید ،مولانا (مترجم)،فتاویٰ عالمگیری،لاہور ،مکتبہ رحمانی، جلد5، ص290

(84)الدميري، محمد بن موسى، حياة الحيوان الكبرى، بيروت، دار الكتب العلمية، الطبعة: الثانية، 1424 ھ،جلد2،ص 239

(85) ایضا

(86) سکروڈوی،جمیل احمد ، اشرف الھدایہ (اردو شرح ھدایہ)،کراچی دار الاشاعت ،مئی 2020،جلد1،ص282